یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

REGISTERED L No 352

THE AHLHADIS AMRITSAR

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۸ عہ

والیان ریاست سے ... ۱۲ ے

روساء و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲ عہ

چھ ماہ کے لئے ... ...

ممالک غیر سے سالانہ ... ...

اجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) [illegible]

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہوں گے۔

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ | جلد ۳

ضروری اطلاع

گرمی - زیادہ دیر نہ لگائیں ورنہ شکایت معاف اور ہو پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایت لکھ کر ڈاک کا انتظام ہو کرائیں۔

مینیجر

بقیہ تصدیق الاحادیث

(پچھلے نمبر سے آگے مضمون)

ایک شخص حنفی مذہب نیچری مذاق کے اشتہار میں سے ۱۴ نمبروں تک جواب لکھ چکے۔ آج بقیہ کا جواب لکھتے ہیں:-

سوال نمبر ۱۵ صحیح مسلم کی حدیث اذا دبغ الاهاب فقد طهر اور ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے - ایما اهاب دبغ فقد طهر ان دو حدیثوں کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد دباغت کے ہر حیوان کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے اور داؤد ظاہری و لیث بن سعد اور بھی اہل الظاہر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ سور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے شاید نیچری انکا کیا جواب دیگا۔ مگر حنفیوں کے نزدیک قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ سے ہر ایک چیز سور کی نجس سمجھتے ہیں اسلئے کہ فانہ کی ضمیر خنزیر کیطرف پھیرتے ہیں۔ بخلاف اُن لوگوں کے کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ وہ فانہ کی ضمیر لحم کیطرف پھیرتے ہیں۔ پس ان کے نزدیک صرف سور کا گوشت نجس اور دوسری سب چیزیں سور کی نجس نہیں۔ جیسا کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ صرف سور کا گوشت نجس ہے

اور اس میں منتظر ہوں کہ کس حیوان کا چمڑا قابل استعمال قرار دیا جاتا ہے بموجب دو حدیثوں مسطورہ بالا کے اور کس حیوان کا نا قابل فاعتبروا یا اولی الابصار

جواب شاید - اس مسئلہ میں چند مذہب ہیں جنکا مذہب بروایت صاحب نیل یہ ہے کہ ہر ایک قسم کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے مگر خاکسار راقم کے ناقص علم میں جو لوگ خنزیر کا چمڑا مستثنےٰ کرتے ہیں انکا مذہب صحیح ہے۔ جو گوشت کا حکم ہے وہی کھال کا ہے پس حدیث میں ایما اهاب مخصوص البعض ہے۔ آگے چلئے۔

سوال نمبر ۱۶ - بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر تیسری دفعہ لونڈی زنا کرے تو اسکا مالک اسے ایک بالوں کی رسی کے عوض میں بیچ دے - دوسری حدیث اسی مضمون کی ابو ہریرہ اور زید بن خالد نے بیان کی جس میں لفظ ضفیر ہے شاید یہ لفظ ضفر بالفتح نہ ہو - کیونکہ اس کے معنے قریباً درست ہو سکتے ہیں بہ نسبت ضفیر کے بخاری نے راوی سے دریافت نہیں کیا - کہ اس لونڈی کو کس کے پاس فروخت

لہ (حاشیہ کالم اول) اشتہار میں ان سوالوں کے نمبر غلط لگائے ہوئے ہیں جیسے سوال غلط ہیں عبارت بے ڈھب ہے ویسا ہی نمبر بھی غلط ہیں۔ گویا یہ بالکل شیعہ ... غلط املا غلط انشا غلط - مگر ہم نے مضمون کے لحاظ سے اخذ و نمبر لگائے ہیں تا ناظرین مضمون کا مقابلہ کر سکیں۔ راقم

ahmadimuslim.de

کیا جاتا ہو۔ اگر مسلمان کے پاس بیچی جائے تو خلاف ہوتا ہو اس حدیث بخاری کا
من خصائل الایمان ان یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ من الخیر اور مسلمان
لونڈی کو مشرک وغیرہ کے پاس فروخت کرنا آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں اس
حدیث کی فقہ بیان کرنے سے فقاہت خوب ہی ٹپکیگی۔

جواب نمبر ۱۶۔ جس کے پاس چارپایہ ہو تو عیب ظاہر کرکے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہو من غشنا فلیس منا جو کوئی فریب سے کسی چیز کو بے اظہار عیب کے فروخت کرے وہ مسلمانوں سے نہیں۔ مسلمان کے پاس بیچنے سے کسی حدیث کا خلاف نہیں کیونکہ سودا میں یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز ایک آدمی کو پسند نہیں ہوتی تو دوسرے کو پسند ہوتی ہے۔ اگر آپ اصول پڑھے ہوتے تو عام اور مطلق کی بحث میں آپکو یہ علم ملتا کہ عموم کی تخصیص اور مطلق کی تقیید بلا وجہ درست نہیں۔ جیسا کوئی حکم عام ہو ویسا ہی رکھنا چاہئے پس اظہار عیب کرکے جس کے پاس چاہے بیچدے۔

سوال نمبر ۱۷۔ بخاری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکہ گھر میں رکھنا افضل ہے مگر سرکہ جو استعمال کیا جاتا ہے وہ ضرور پہلے خمر بنکر سرکہ بن جاتا ہو۔ بموجب شہادت طبیب و ڈاکٹری قرابادین جیسی طب ہشتم میں لکھا ہے کہ جن جن چیزوں کا سرکہ شراب بنتی ہے۔ ان چیزوں کا سرکہ بنتا ہے اسمیں یہی کا ہونا ضروری ہے جو پہلے شراب بنتی ہے بعدہ سرکہ بنتا ہے۔ مہربانی کرکے ایسا نسخہ ارقام فرمائیں جو شراب میں بدلنے سے پہلے سرکہ بنجائے۔

جواب۔ یہ سوال دوا سازی کے متعلق ہے بہتر یہ ہے کہ اسکا جواب کسی کمپونڈر سے پوچھیئے جو آپ کو کوئی نسخہ بتلا دے۔ اگر شرعی مسئلہ پوچھتے ہو تو سنو: سرکہ بننے سے پہلے گو ایک مرتبہ میں اسکا خمیر ہوتا ہے جسمیں وہ سکر دیتا ہے۔ لیکن اسوقت وہ سرکہ نہیں کہلاتا اور جب سرکہ ہوتا ہے اسوقت اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ مرتبہ سکر مرتبہ سرکہ کے لئے مقدمات سے ہے جیسے انسان بننے کے لئے مضغہ وغیرہ کا رحم میں بننا ضروری ہے۔ تو کیا جس حال میں انسان مضغہ ہوتا ہے اسوقت بھی اسپر وہ حکم مرتب ہوتے ہیں جو انسانیت کے لباس میں آنکر ہوتے ہیں اور جس وقت وہ انسان ہوتا ہے اسوقت اسپر وہ احکام مرتب ہوتے ہیں جو نطفہ اور مضغہ پر ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کہیں گے تو مجھے خطرہ ہے کہ آپ پہ بھنگا کوئی اور فتوٰی نہ لگا دیں۔

ٹھیک اسی طرح سرکہ کا حکم ہے کہ جسوقت وہ سرکہ ہے اسوقت شراب نہیں اور جسوقت وہ شراب ہو اسوقت سرکہ نہیں فاعتبروا یا اولی الالباب۔

باقی باقی

تعاقب

۱۴ جون ۱۹۱۶ء کے اہلحدیث میں بسوال نمبر ۱۸۱۔ ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے۔ اور وہ سب کے سب مومن ہیں۔ تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی یہ جواب دیا گیا تھا کہ جس خاوند کے نکاح میں مرگئی اسی کو ملیگی۔ نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اسکا تعلق ٹوٹ گیا۔ ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون قیامت کے روز کہا جائیگا۔ کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس جواب میں نظر ہے چنانچہ تفسیر درمنثور تحت میں آیت کریمہ فیہن خیرات حسان کے ہے اخرج ابن جریر والطبرانی وابن مردویۃ عن ام سلمۃ قلت یا رسول اللہ المرءۃ تتزوج الزوجین والثلاثۃ والاربعۃ فی الدنیا ثم تموت فتدخل الجنۃ ویدخلون معہا من یکون زوجہا منہم قال انہا تخیر فتختار احسنہم خلقا فتقول یا رب ان ھذا کان احسنہم معی خلقا فی الدنیا فزوجنیہ۔ یا ام سلمۃ ذہب حسن الخلق بخیر الدنیا والآخرۃ مختصرا۔ اور ایسا ہی تفسیر ابن کثیر تحت میں قولہ تعالیٰ انا انشأناھن انشاء کے بحوالہ طبرانی۔ ام سلمہ سے اسی حدیث کو لکھا ہے اور امام ابن القیم نے اعلام الموقعین کی جلد دوم فصل وختم الکتاب بذکر فصول میں بحوالہ طبرانی ام سلمہ سے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اس بارہ میں مخیرہ ہے اور جنت میں اپنے شوہروں میں سے اسی شوہر کو اختیار کریگی جو کہ اس عورت کے ساتھ دنیا میں حسن خلق کے ساتھ پیش آتا تھا خواہ وہ اول ہو یا ثانی اور ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الراقم محمد معین الدین۔ از مدرسہ اسلامیہ۔ پیلخانہ۔ ہوڑہ۔

اڈیٹر۔ مقابلہ کیا گیا۔ آپکا بیان صحیح ہے۔ جزاک اللہ

شیخ عبدالحق (سابق پنڈت تشناداس) صاحب کا دورہ

جناب مولوی صاحب کو میری جانب سے السلام علیکم کے بعد معلوم ہو۔ میں اب بستی کس کو جو ہردوار سے ۳۰ کوس پر ہے جاتا ہوں۔ اس مقام پر بہت تپسی سکونت کرتے ہیں۔ کئی سادہو تپسی دنیا کو تیاگ کر بیٹھے ہیں ان کے پاس جاکے ان کا مطلب لگے یعنی سادہ بھگے اپنا نام محمدی سادہ رکھونگا۔ اور انکو تعلیم کرونگا۔ آپ دعا کریں اللہ میری مدد کرے۔ دین پاک کو پہونچانا اور سنانا میرا کام ہے۔ آگے اپنے دین میں شامل کرنا اللہ کا کام ہے۔

عبدالحق عرف تشناداس ڈیرہ دون۔

اڈیٹر: خدا آپ کا ساتھی ہو۔ آپ تبلیغ کتابت کے لئے ایک جگہ مقرر کر رکھیں پھر ہاں

ahmadimuslim.de

سے جہاں آپ پہونچا کریں - آپ اُس جگہ اپنے انتقال مکانی کی خبر دیدیا کریں - میرے خیال میں دو جگہ مناسب ہیں لودہانہ میں بابو برکت علی صاحب اور سہارنپور میں حافظ عبد القدوس صاحب انہیں سے ایک جگہ کو آپ اپنا صدر مقام بنالیں اور انکو اپنے مقامات بدلنے کی اطلاع دیدیا کریں - یہ صاحب آپکی ڈاک وہاں پہونچا دیا کرینگے - میں امید کرتا ہوں - کہ دونوں صاحب بخوشی اس تکلیف کو گوارا فرماوینگے -

الحکم قادیان اور وکیل امرتسر

آجکل ہماری قادیانی پہلوان الحکم کی توجہ ہمارے معزز وکیل امرتسر پر ہورہی ہے - آپنے اپنے معمولی مسیحائی رنگ میں آنکم کم زبان وکیل کو خوب سنائی ہیں بے حیا - بے سمجھ - بے ایمان - بے غیرت - جاہل وغیرہ تو انکی الہامی مشین میں ہمیشہ چھپتے رہتے ہیں - ممکن ہے وکیل ہی انکا جواب دے - مگر ہم تو الحکم سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارے مسیح - مہدی - اور کرشن گوپال جی مہاراج کا سرکلر تو یہ تہا کہ تم اہلحدیث اور دیگر مخالفوں میں سے کسی کا جواب نہ دو - خدا نے یہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تمہارا جواب خدا کے جواب سے بڑہکر نہیں ہوگا - اسپر تم نے خود ہی قرار کیا تہا کہ آج سے خدا کے ماسور کی طرح ہم بھی کسی مخالف کا جواب نہ دینگے - اب یہ کیا بات ہے کہ تم نے توبہ توڑدی گو اہلحدیث کی نسبت تو ابہی تک یہ توبہ بحال ہے - مگر معزز اور شریف وکیل سے کیوں توتو میں میں پر آگئے! کیا کہیں کسی اُستاد کا قول تو نہیں سن لیا ؎

شب کو مَے خوب سی پی صبح کو توبہ کرلی ٭ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا الحکم اس حکم مسیحائی کا کوئی ناسخ پیش کرسکتا ہے؟ شائد وہ حکم خاص اہلحدیث کے حق میں تہا - بہت خوب!

الاسلام فی عصر العلم

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو مصر میں بزبان عربی چھپتا ہے - اور اس میں اسلام کی حقیقت اور حقیت بیان کیجاتی ہے اور اسلام کے اصول اور مسلمانوں کے مذہبی خیالات اور موجودہ حالات سے بحث کی جاتی ہے - ہم اس کے ایک صفحہ کا ترجمہ شائع کرتے ہیں - ہمکو امید ہے کہ ہمارے بہائی مسلمانوں کو اُس کے دیکھنے سے بہت فائدہ ہوگا -

اسلام کیا ہے؟

اگر تمام لوگوں کو یہ بات معلوم ہوجائے کہ اسلام کے کیا معنے ہیں اور وہ اسکی حقیقت کو سمجھ لیں تو روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے جو کسی دوسرے مذہب کا پیرو ہو کیونکہ وہ ہر ایک مصلح کا مطلوب - ہر ایک اجتہاد کا مقصود - ہر ایک احساس کے لئے طمانیت اور درجۂ ایمان کے معنوں میں ہر ایک عقل کی انتہا ہے - اور قرآن مجید کی اس آیت میں اسی رمز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے -

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور ہم نے تم کو تمام آدمیوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بہیجا ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے ؏

اگر اسلام ایسا مذہب نہو تا جو ہر استعداد پر منطبق اور ہر قابلیت کے مطابق اور ہر احساس کے مناسب ہو تو خداوند تعالیٰ اپنی تمام مخلوق جن وانس کو اُس کا مکلف نکرتا کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا خداوند تعالیٰ کسی شخص کو اُسکی وسعت سے زیادہ حکم نہیں دیتا -

یہ اجمال ہے جس کے لئے کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے ہم اس موضوع میں اختصار کے ساتھ بحث کرتے ہیں جس میں ہم اپنے ناظرین کے سامنے اس امر کی توضیح کرینگے کہ تمام مخلوق کو اس مذہب کا مکلف قرار دینے کے کیا معنے ہیں اور ہم علمائے اسلام کے اس قول کی تفسیر بیان کرینگے کہ عنقریب اسلام تمام مذاہب کا جانشین ہوگا - اور تمام نوع انسان اُس کی پیروی کے لئے مجبور ہوگی - اور وہ ہر ایک استعداد اور قابلیت پر منطبق اور دنیا کی ہر ایک نسل کے مناسب حال ہے - یہ بحث نہایت مفید ہے جس سے ہم کو اسلام کی حقیقت نہایت وضاحت کے ساتھ معلوم ہوگی -

انسانی افراد کیحالت باعتبار تدین کے

آدمی تین قسموں پر منقسم ہیں - ایک طبقہ جہال کا ہے - جو وجود اور حیات اور عالم کے معنے مطلق نہیں جانتے - اگر ان امور کے متعلق کسی کو کچھ تھا سا یا معلوم بہی ہے - تو وہ ناقص ہے - دوسرا طبقہ علما کا ہے جو علوم کی غایات پر وقوف رکھتے ہیں - اور حقائق طبعی عقلی اور کائنات کے اسرار اور فطرت کے قوانین خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اہل دنیا کو معلوم ہوئے ہیں - اُن کو جانتے ہیں - تیسرا طبقہ اوساط کا ہے جو نہ اسقدر ترقی یافتہ ہیں - کہ علماء کے طبقہ میں شامل ہوجاویں اور نہ اس قدر پست ہیں کہ جہال کی سطح پر اتر آویں - بلکہ وہ ان دونوں طبقوں کے بین بین ہیں - یہ تینوں قسمیں ابتدائی ہیں جن کے درمیان بہت سی قسمیں اور بے شمار طبقے ہیں جن کی تعداد کا ضبط کرنا ناممکن ہے کیونکہ جہال طرح طرح اور قسم قسم کے ہوتے ہیں یہی حال علماء اور اوساط کا ہے چونکہ ان تمام بے شمار اقسام کا استقراء کرنا مشکل ہونے کے علاوہ ہماری اس بحث میں کچھ مفید نہیں ہے - اسلئے ہم صرف ان قسموں پر اکتفا کرتے ہیں - کیونکہ ہمارا مقصود یہ ہے کہ ہم ناظرین کے سامنے ایک ایسی عام اور مجمل تصویر پیش کردیں - جس کی بیشمار تفصیلی صورتیں ہوں - اور جنمیں ہر حالت اور ہر قسم کے لحاظ سے تغیر ہوجاتا ہے - اور جو کسی قاعدہ کلیہ کے تحت میں داخل نہیں

٭ ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ -

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو عبد العزیز صاحب (جگدمبا پرشاد) جنمیں بابو صاحب موصوف نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی بڑی بڑی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں
قیمت حصہ اول عہ
" دوم عہ
میجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو

ahmadimuslim.de

ہو سکتیں۔ پس اب ہم ان تینوں قسموں کی نسبت بلحاظ ان کے مذہبی تعلق کی گفتگو کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو اس اجمال کی تفصیل معلوم ہو جائے جو ہم نے اس بحث کی تمہید میں کی ہے۔

طبقہ جہال کی حالت باعتبار تدین کے

ہم نے بیان کیا ہے کہ جہال کی بیشمار قسمیں ہیں جنکا حصر مشکل ہے اور اس مقام پر اُن کے حصر سے کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ جاہل کا عام مفہوم ہمارے لئے کافی ہے۔

جاہل سے ہماری مراد صرف وہی شخص نہیں ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا کیونکہ بعض اوقات لکھا پڑھا آدمی اسقدر جاہل ہوتا ہے کہ اسکو اپنی جہالت کا بھی علم نہیں ہوتا۔

اگر ایک عالم کی زندگی کو انسان کی بیداری کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا ممکن ہو جبکہ عالم اُس کے سامنے ہوتا ہے اور کائنات کی چیزیں اُسکی نظر میں ہوتی ہیں۔ اور وہ علت و معلول اور سبب اور نتیجہ کے لازمی ارتباط کا ادراک رکھتا ہے اور کائنات کے سلسلے کے تمام حلقے مسلسل اور مرتب اور منتظم طور پر اُس کے سامنے ہوتے ہیں۔ تو لامحالہ ایک جاہل شخص کی زندگی کو انسان کی خواب کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا چنداں مستبعد نہ ہو گا۔ خواب کی حالت میں بھی انسان دیکھتا اور سنتا ہے اور تمام امور کو جو حواس سے تعلق رکھتے ہیں محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ احساس ناقص اور نظم و ترتیب سے عاری ہوتا ہے۔ وہ علتوں کو دیکھتا ہے لیکن اُنکی معلولات کے دیکھنے کی قوت اپنے میں نہیں پاتا۔ اسی طرح معلولات کو دیکھتا ہے مگر اُن کی علتیں اُسکی نظر سے پوشیدہ رہتی ہیں۔ پس وہ اُنکو باہم خلط ملط کر دیتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ کسی چیز کے وجود کی علت ایسے امر کو سمجھتا ہے جو حقیقت میں اُس کے عدم کا سبب ہوتا ہے۔ حادثات پے در پے اور مسلسل اُسکی نظر سے گذرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے باہمی ارتباط کو نہیں سمجھتا اور اُنکو کسی قاعدہ اور ضابطہ کے تحت میں داخل نہیں کر سکتا۔ ان کے تسلسل سے جو اثر اس پر ہوتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ خوشی یا رنج کی کیفیت اُس پر طاری ہوتی ہے۔

جاہل عجائب عالم اور غرائب مصنوعات سے بہت کم تعجب کرتا ہے۔ کیونکہ اُسکو حسن و جمال کے حقیقی معنوں کا شعور نہایت ضعیف ہوتا ہے۔ نہ وہ نظم و ترتیب کو جانتا ہے اس کی لذت نہایت پست درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ وہ معنوی لذات سے بوجہ اپنی ناقابلیت کے محروم ہوتا ہے۔ وہ صرف جسمانی لذتوں سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ بلکہ ان لذتوں کا شعور اُسکو ایک عالم شخص کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص ذاتی طور پر جہالت سے واقف ہے اور اُسکا ذائقہ وجدانی طور پر اچھی طرح چکھ چکا ہے۔ جبکہ وہ بچہ تھا اور اُس کی عمر تقریباً ۶ اور ۱۱ برس کے درمیان تھی بعض خاص خاص حالتوں کے لحاظ سے اس اندازہ میں کمی بیشی ہونا ممکن ہے۔ مگر اس کمی بیشی سے نفس موضوع میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا پس ہم میں سے ہر شخص نے جہالت کا ذائقہ چکھا ہے اور اس لئے ہر شخص بقدر اپنے حافظہ کے غور و فکر کر کے جہالت کی اجمالی تصویر اپنے سامنے لا سکتا ہے۔

اس قسم کے جہال کے نزدیک دین کا ماحصل صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ اُنکے آلام و مصائب میں تخفیف کرتا اور بقائے اُخروی کا وعدہ کرتا اور نیز اُس کے دشمنوں کو عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید کرتا ہے۔ جو امور اس سطح سے بالاتر ہیں اُن کا احساس طبقہ جہال میں نہایت کمزور ہوتا ہے اور اُنکی طرف رغبت اور بھی زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب کے باطل پرست لوگ عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات الف و عادت سے متاثر ہو کر اوسط طبقہ کے اشخاص اُن کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شدت کے وقت تسلی اور وعدہ ثواب آخرت کے سوا اور کوئی امید اُنکو مذہب سے نہیں ہوتی۔ یہ خاصیت تمام مذاہب میں موجود ہے۔ گو وجوہ تسلی اور وسائل ثواب میں اختلاف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کسی جاہل کے دل میں یہ خطرہ بھی نہیں گذر سکتا۔ کہ وہ اپنے دین میں شک و شبہ کر سکے۔ اگرچہ بعض اوقات مذہب کے قواعد کے اختلاف اور اُنکو عقل کے تناقض کو دیکھ کر وہ متفکر اور مغموم ہوتا ہے لیکن جب اس قسم کے خطرات سے اُس کے وجدان میں خلجان پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو وراثت اور تقلید کے حملے سے وہ تمام خطرات کافور ہو جاتے ہیں۔

مگر بہر حال تمام مذاہب کے جہال کی نسبت ایک جاہل مسلمان زیادہ تر خوشحال اور کشادہ دل اور خوش و خرم ہوتا ہے۔ اور خطرات بھی اُسکو بہت نہیں ستاتے ہیں۔ کیونکہ اُس کا مذہب اُس کو ایسے اعتقاد کے لئے مجبور نہیں کرتا جو سمجھ میں نہ آ سکے۔ نہ اُسکو ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جنکا عمل میں لانا اُس پر شاق ہو۔ نہ اُسکو کسی خواہش اور رغبت کے فنا کر دینے کا حکم دیتا ہے پس وہ اپنے نفس میں ایک قسم کی آزادی محسوس کرتا ہے اور اپنے دل میں ایک ایسی خوشی اور سرور پاتا ہے اور آپ نے اُسکو دیکھا ہوگا۔ کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی نماز روزہ اور رکوع و سجود اور تسبیح و تہلیل دعا اور تضرع میں مشغول رہتا ہے اور دل میں ہزار دفعہ بار اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ خدا نے اُسکو مسلمان پیدا کیا اور اسلام سے بڑھ کر اُسکے نزدیک دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اس کے دل میں اس امر کا خطرہ بھی نہیں گذرتا کہ وہ کسی وجہ سے اپنے دین سے مرتد ہو سکتا ہے حالانکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ہم نے اکثر اوقات مسلمان ہوتے دیکھا ہے۔ اگر ایسے واقعات کی اشاعت کا التزام ہمارے ملک کے اخباروں اور رسالوں میں کیا جاتا تو یقین ہے کہ نو مسلموں کی سالانہ تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی۔ دیگر مذاہب کے بعض پیروں کی نسبت ہم نے سنا ہے۔ کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو یہ کہکر دھمکاتے ہیں کہ اگر اُنکا مطلب پورا نہ کر دیا جائیگا۔ تو وہ مسلمان ہو جائینگے

ahmadimuslim.de

حالانکہ کسی اچھوت سے اچھوت مسلمان کی نسبت بھی اس قسم کا واقعہ نہیں سنا گیا۔ اگرچہ وہ کیسی تنگی اور مصیبت میں مبتلا ہو۔ یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ایک مسلمان کے دل پر اگرچہ وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو ایک قسم کا سکون اور اطمینان طاری رہتا ہے (باقی دارد)

آریہ سماج میں جہاد کی تعلیم

از اخبار جیون تت لاہور

جوں جوں آریہ سماج کی عملی تعلیم کے نتیجے ہمارے ہموطنوں کے سامنے ظاہر ہوتے جاتے ہیں توں توں کچھ نہ کچھ لوگ اس تعلیم کو اصل رنگت میں دیکھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک نہایت حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ جب آریہ سماج نے اپنا کام بظاہر ملکی ترقی کے نام سے اتفاق کی پکار کے ساتھ شروع کیا تھا۔ اور جس کا دعویٰ تھا۔ کہ اس کے پرچار کئے ہوئے "ویدک دھرم" کے ذریعہ کل ہندوستان ایک ہو جاویگا۔ اور جس فرضی دعوے کی بنا پر آریہ سماج کے مرحوم بانی اپنے ہمعصر ہندو لیڈر مثل بابو کیشب چندرسین۔ بابو نوین چندر رائے۔ راؤ بہادر رگھوناتھ راؤ صاحبان وغیرہ سے اپیل کیا کرتے تھے کہ ملکی بھلائی اور قومی اتحاد کی خاطر بطور ایک مفید پالیسی کے ہندوؤں کی پرانی کتابوں یعنی ویدوں کو لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کی بنیاد جتلا دیں۔ تا کہ سب ہندو شامل ہو جاویں۔ اس قومی اتفاق اور اتحاد کی پکار کا عملی نتیجہ اب تک جو کچھ ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سارے ملک یا ہندو قوم کو ملانا تو کہیں رہا۔ جو لوگ آریہ سماج کے بانی کے تیار کئے ہوئے ویدک عقیدوں اور ویدک معنوں کے سامنے اندھا دھند سر تسلیم خم کر کے بھی آریہ سماج کے اندر آئے ہیں۔ وہ لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے کے اسقدر پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے اس قسم کا سلوک کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں کہ جس کی بابت دو تعلقداروں کو اصل حال معلوم ہونے پر سخت تعجب اور افسوس پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ مچھوڑ آریہ پارٹی کے پنڈت کوٹل صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج سبی "آریہ گزٹ" مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء میں تحریر کرتے ہیں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ مردم خوار مہاتما کالج پارٹی کو اگر ان کا داؤ لگے تو ایک منٹ میں پھانسی پر چڑھا دیں۔ واہ! کیا خوب قومی اتفاق اور اتحاد کی سپرٹ آ رہی ہے۔ اسی طرح پر مہاتما پارٹی کے مشہور لیڈر لالہ منشی رام صاحب بھی اپنے اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۸ اسوج سمت ۱۹۶۲ بکرمی کے صفحہ ۹ پر دبی زبان سے تسلیم کرتے ہیں کہ آریہ سماج کے اندر بھی اسی جہاد کی سپرٹ کا زور کہیں کہیں نظر آتا ہے۔ لیکن افسوس کہ آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ صرف آپس کے جھگڑوں اور آپس کے فرقوں میں ہی خوب زور دار طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔

بلکہ جن اور مذہبی جماعتوں کو بلا لحاظ اس کے کہ وہ کوئی ہندوؤں کی ہی جماعت میں سے ہوں یا ہندوؤں سے غیر کسی قوم کے لوگ ہوں۔ جہاں کہیں ایسی جگہ میں کام کرنا پڑتا ہے کہ جس جگہ کچھ ایسے لوگ موجود ہوں کہ جن پر آریہ سماج کی عملی تعلیم و تربیت کی رنگت نسبتاً کچھ زیادہ گہرا اثر جما چکی ہو۔ تو انہیں ان لوگوں کے اندر کی مذکورہ بالا قسم کی فطرت کا ایک یا دوسری شکل میں ثبوت ملنے کی بنا نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسے کتنے ہی آریہ سماجی لوگ پتہ سے غیر جماعتوں کے لوگوں کے اچھے سے اچھے اور مفید سے مفید کام کو محض اس لئے کہ اسے آریہ لوگ نہیں بلکہ کسی اور جماعت کے لوگ کر رہے ہیں۔ نقصان پہونچانے کے لئے جس طرح پر سرگرم کوشش کرتے ہیں۔ اور کتنی بار اپنی ان کوششوں میں کامیابی کے لئے جس جس قسم کے وسائل اختیار کرتے ہیں۔ انکو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس پیدا ہوتا ہے!!

آریہ سماج کی تعلیم کے اس عملی نتیجہ کو دیکھکر اور ایک جگہ نہیں بلکہ بہت سے مقاموں اور بہت سے واقعات میں آئے ظاہر ہوتا ہوا معلوم کر کے نہ صرف ہمیں بار ہا بہت سخت افسوس ہوا ہے۔ بلکہ ہمارے اور بھی کتنے ہی ہموطنوں کو آریہ سماج ان عملی نتیجوں کو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ اور ہمارے اور ان کے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ کاش آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ دور ہو جاتے۔ لیکن ابھی تک ہمارے ایسے ہموطنوں کی تعداد شائد بہت ہی کم ہے۔ کہ جن کی توجہ سے اس بات کا مطالعہ کرنے اور اسکی تہ تک پہونچنے کی طرف گئی ہو کہ وہ یہ معلوم کریں۔ کہ آخر کار اس ساری سپرٹ کی بنیاد دراصل جڑ کہاں سے اور یہ پھل جس درخت سے پیدا ہو رہے ہیں اس کی پرورش کس قسم کی سے ہو رہی ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہندوؤں کی مختلف جماعتوں میں سے صرف آریہ سماج کو ہی یہ ناپسندیدہ شرف حاصل ہوا ہے۔ کہ وہ منہ سے اتفاق اتفاق پکار کر بھی نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی مذہبی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ الجھتے رہتے ہیں۔ بلکہ دنوں دن خود انکی آپس میں بھی اس قدر پھوٹ اور نااتفاقی بڑھتی جاتی ہے کہ جسے دیکھ دیکھ کر حیرت اور عبرت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں آریہ سماج کی اصلی اور مستند گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کے بعد نہایت افسوس اور دلی دکھ کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچنا پڑا ہے۔ کہ علاوہ ان ذاتی اور قومی کمزوریوں اور نقصوں کے کہ جو ہماری قوم کی کثرت سے دیگر لوگوں اور دیگر جماعتوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جو نقص اور خرابیاں بھی بے شک ہمارے ملک کے اندر پھوٹ اور نااتفاقی پھیلانے کا بڑا باعث اب تک رہی ہیں۔ اور اس وقت بھی آریہ سماج میں ہندوؤں کی اور سب جماعتوں کی نسبت یہ ایک بہت افسوسناک خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اس میں اپنے سے مختلف مذہبی عقیدہ یا اصول رکھنے والوں سے نہ صرف بیجا نفرت کو

دلیل القرآن بجواب اہل القرآن
یہ رسالہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ہے
قیمت ۲/ ر
درخواستیں بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر آنی چاہئیں۔

بلکہ انہیں جہاں تک ہو سکے بُرے سے بُرے ناموں سے یاد کرنے اور ان کے ساتھ نہایت متعصبانہ اور ناواجب ۔ ہاں مخالفانہ سلوک کرنے کی مذہبی طور پر باقاعدہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو تعلیم ہماری اپنی نگاہ میں مسلمانوں کے اس مسئلہ جہاد کی نسبت کچھ کم خوفناک نہیں ہے کہ جس کے برخلاف بعض آریہ لوگ اپنے گھر کے حال سے ناواقف ہو کر اعتراض کی انگلی اٹھایا کرتے ہیں اور جسے کتنے ہی نسبتاً آزاد خیال مسلمان بھی ترک کرتے جاتے ہیں۔ ہاں ہم آریہ سماج کے ان مسلمہ گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کے بعد کہ جن کی آریہ سکولوں اور کالجوں اور آریہ پریواروں اور سماجوں میں عورتوں اور مردوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور جن کی گھٹی انہیں پلائی جاتی ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کی بنا نہیں رکھ سکتے۔ کہ آریہ سماج کے اندر جہاد کی قسم کی جو خوفناک مگر باقاعدہ طور سے تعلیم دی گئی ہے اور جس کا مفصل حال ہم آگے بیان کریں گے۔ اسلام کی تعلیم کی نسبت بھی بہت زیادہ خوفناک اور مضر نتیجہ پیدا کرنے کی قابل ہے۔ کیونکہ جہاں اسلام کے عتاب کا نشانہ صرف غیر مسلمان لوگ ہی سمجھے جاتے ہیں وہاں آریہ سماج کی تعلیم خود ہندوؤں کو ہندوؤں سے "دو آریوں" کو آریوں سے ویدک دھرمیوں کو ویدک دھرمیوں سے اس قدر بھاڑ دینے کا اور ایک دوسرے کو اسقدر ستانے اور دکھ پہنچانے کا مصالح بہم پہنچا سکتی ہے اور اس تعلیم کے ماننے والوں کے ہاتھوں میں اس قدر خطرناک اوزار پکڑا سکتی ہے کہ جس کی نظیر شاید دنیا میں کسی اور جگہ مشکل ہو۔

بیشک ہم نہیں کہتے کہ آریہ سماج کے بانی نے اس بارے میں خدا اور اس کے الہام۔ وید اور شاستر۔ دھرم اور مذہب کے نام سے جو نہایت متعصبانہ اور غیر معمولی تنگدلی کی تعلیم دی ہے اس کا بیج کسی پرانے ہندو شاستر میں پایا نہیں جاتا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ زمانہ اپنی ترقی کی رفتار میں ایسی مضر اور دقیانوسی تعلیم کو کبھی کا ترک کر چکا تھا۔ اور تو اور خود ہندو سوسائٹی ایسی تنگدلی کی اور متعصبانہ تعلیم کو کبھی کی ترک اور فراموش کر چکی تھی۔ اور ہندو قوم ایسی متعصبانہ اور انسان کو انسان سے متنفر بنانے اور ان ٹالرینس INTOLERANCE کی سپرٹ کو ابھارنے والی تعلیم کو عملی طور سے نظر انداز کر کے صفحہ دنیا پر سب سے زیادہ بردبار اور سب سے زیادہ ٹالریشن والی قوم کہلانے اور سہنے کا فخر حاصل کر چکی تھی۔ اور یہ صرف آریہ سماج کے مرحوم بانی کے لئے فخر حاصل کرنا باقی رہ گیا تھا کہ وہ انیسویں صدی میں ظاہر ہو کر جبکہ مذہبی آزادی کا جھنڈا چاروں طرف آب و تاب سے اگر بہت مضبوطی کے ساتھ نہیں تو کم سے کم عام ذہنی رضامندی اور اقبال کے ساتھ لہرا رہا ہے (و جہاد اور مذہبی جنگ یا کروسیڈ کا نعرہ بلند کرنے والوں کی آوازیں مذہبی آزادی کے پرچار کی زبردست رَو کے سامنے بہت کچھ خاموش اور ان کی خونخوار تلواریں بہت کچھ اپنے میانوں میں بند ہو چکی ہیں۔ ہاں یہ فخر آریہ سماج کے بانی کے لئے حاصل کرنا باقی رہ گیا تھا کہ وہ ایسی تہذیب اور ذہنی اور روحانی آزادی کے زمانے میں ظاہر ہو کر نہ صرف پرانی ہندو کتابوں میں سے ایسے تنگدلی کے بیجوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر از سرِ نو ان کا پرچار کرے بلکہ اپنی حاشیہ پردازی اور رنگ آمیزی کے ذریعہ اپنی مختلف تحریروں میں ان کا خوب زور شور سے پرچار کرے کہ جس سے ہندو قوم اور تو اور آپس میں کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم ہو سکتی ہے۔ اسلئے وقت ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی اس بارے میں خوفناک تعلیم کو نہ صرف اپنے عام سمجھدار ہموطنوں کے سامنے بلکہ خود نسبتاً سمجھدار اور نسبتاً روشن دماغ آریہ سماجی صاحبان کے سامنے بھی اس نیت سے پیش کیا جاوے کہ وہ دیکھیں کہ ایشور اور ویدوں کے نام پر اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی صاحب جو تعلیم دے گئے ہیں۔ وہ اور تو اور خود بھارت ورش اور ہندو جاتی کے اس کے لئے ہی کس قدر خوفناک نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے اور اگر دلوں دماغ پر عمل کرنے کی سپرٹ SPIRIT پیدا ہو گئی اور آریہ سماج کا قافلہ اگر غلط راہ پر جانے والا ہماری آریہ سماجی ہموطنوں کے دلوں اور دماغوں پر وہ جگہ حاصل کر گیا کہ جو وہ اب دن دن حاصل کرتا جاتا ہے اور اس کی ہدایات میں تقلید کی سپرٹ آریہ سماج میں اسی طرح پر برابر بڑھتی چلی گئی کہ جس طرح پر کم سے کم آریہ سماج کے ایک بڑے فریق میں آجکل وہ بڑھتی گئی ہے تو کسی وقت ایسی حالت کے آنے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ جب باہر کا کوئی رعب داب یا دباؤ اٹھ جانے کی صورت میں اس تعلیم کی بدولت ہماری قومی پریوار کی آپس میں ہی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاوے اور ہم آپس میں ہی کٹ کٹ کر ختم ہو جائیں۔ اور جس سرچشمہ کو اس کی اصل رنگت میں دیکھ کر ابھی ابھی ترک کر دینا یا اس کے اثر سے ہندو قوم کو بچا لینا ایک آسان کام ہو سکتا ہے۔ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے زیادہ بڑھ جانے پر پھر سنبھلنا مشکل ہو جاوے۔ اسلئے ہم اپنے عام ہموطنوں اور سمجھدار آریہ سماجیوں کو اس خطرہ سے بیدار کرنے کے لئے اور اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی کی تعلیم کو اندھا دھند مانتے جانے کی بجائے اسے اس کی اصل رنگت میں دیکھ کر اسے ترک کرنے کی ترغیب دینے کی نیت سے آگے چلکر آریہ سماج کے بانی کی تعلیم میں سے مذکورہ بالا قسم کے کچھ انتخاب نیز ضروری ریمارکس کے ساتھ درج کراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ہموطن انہیں غور سے مطالعہ کریں۔

(باقی آئندہ)

اعلانِ حق

۲۲ جون کو مولوی محمد علی واعظ برپڑی ساکن چال امرتسر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی والی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے۔ کہ اثنائے وعظ میں حسبِ عادت مولوی صاحب ممدوح کی توجہ ان لوگوں کی طرف بھی پھر گئی۔ جنہیں حضرات غزنویہ نے کسی وجہ سے کوئی فتوٰی لگا رکھا ہوگا انکو مغلظات سنانے۔ اسپر منشی محمد شریف صاحب۔ متولی مسجد نے روکا کہ ایسے طریق سے وعظ

مت کہو مگر مولویصاحب نہ رکے - اسنے میں شور و شر ہوا جسپر مولویصاحب مسجد سے اتر گئے یا اتار دیئے گئے - ۲۱ جون کو منشی محمد شریف صاحب نے ایک اشتہار اعلان حق شائع کیا جو حسب ذیل ہے :-

اعلان حق

چونکہ آج کل علماء امرتسر کے درمیان عقاید و مسائل دینی کی بابت سخت اختلاف پڑا ہوا ہے کہ علاوہ تحقیق و تردید مسائل کے محض نفسانیت سے اپنے اپنے مقلدین و معتقدین میں افتخار و اعزاز حاصل کرنے اور مخالف کو ذلیل و رسوا کرنے کیواسطے دین کو آڑ بناکر بلا لحاظ قواعد شرعی و قوانین سرکاری کے اس طرح مخالف کو نشانہ بازی و دلآزاری کرتے ہیں جسکا اثر انکے باہم اور عوام کے اندر سوائے ضلالت و رذالت کے اور کچھ نہیں پڑتا - اور اسی وجہ سے اکثر علماء با اقتدار کی قدر و منزلت عوام کے دلوں سے نکلکر بدگمانی اور آزادی کا بازار گرم ہوتا جاتا ہے چنانچہ مسجد محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹرہ مہاں سنگھ میں بعض واعظ اور طالب علم وہی روش مذکور اختیار کرکے وعظوں اور مجلسوں میں بے اعتدالی اور سختی سے اسلامی تہذیب اور قوانین مروجہ کی رعایت نہ کرکے حاکمانہ حکم لگاتے ہیں - جس سے دین و دنیا کی ذلت کا سراسر اندیشہ ہے - بغرض باہمی مصالحت اور حفظ امن کی نظر سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ مسجد مذکور میں کوئی واعظ یا طالب علم جن کے پر جوش وعظ و کلمات اسلامی تہذیب و امن کے مخالف وقتاً فوقتاً میری سماعت میں آئے ہیں - وہ کبھی وعظ اور مجلس کے اندر مسائل و عقاید کی تردید سخت الفاظ میں اس طرح نہ کریں جس سے کسی کے نام و ذات پر حملہ اثر پڑکر اشتعال کا باعث ہو - اگر تہذیب قرآنی کو مد نظر رکھکر مسائل و اصول عقائد پر مخلصانہ عالمانہ تردید و تحقیق کریں تو کچھ اعتراض نہیں - اگر اسکے خلاف ظہور میں آنے سے کچھ شور و فساد ہوا تو مجبوراً حکام وقت کو بضابطہ کارروائی و انتظام کیواسطے تکلیف اٹھانی پڑیگی - جناب مولوی عبد الجبار صاحب امام مسجد جو بذات خود اصلاح[۱] وعظ سے کام لیتے ہیں - اپنے دیگر اہلیان و واعظان مسجد کو بھی بے اعتدالی سے باز رکھنے کے ذمہ دار ہونگے - نیز اگر میرا یہ اعلان عام طور پر مبنی بر اصلاح و حق سمجھا جاوے تو کل مساجد کے متولی و امام صاحبان کو اس کی تائید و تعمیل میں کوشش کرکے آجکل کہ فحش و لغو اشتہارات اور فتنہ انگیز وعظوں کو بند کرکے اسلام کی حمایت کرنی چاہئے - ورنہ ناعاقبت اندیش واعظوں اور ملاؤں کے نفسانی حملوں و مخالفانہ جنگیوں سے جلد مخالف مذاہب کے مقابلہ میں سخت ہزیمت و ذلت کا خطرہ ہے - اب وہ وقت نہیں رہا کہ حمیت دین و اسلام کی باگ علماء بے باک کے ہاتھ میں دیجائے - بلکہ اپنی حفاظت ہمپر خود واجب ہو کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو اسلام کی تخریب میں مصروف کیا ہوا ہے -

المشتہر

احقر محمد شریف عفی عنہ ڈپٹی کلکٹر پنشنر - متولی مسجد داروغہ محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹرہ مہاں سنگھ امرتسر

اڈیٹر :- واقعی ڈپٹی صاحب کا یہ اعلان بہت سے مفاسد کو بند کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے لیکن ایسے لوگوں پر اسکا کچھ اثر ہوگا ؟ ہم اس سوال کے جواب دینے کو تیار نہیں جو ہوگا - واقعات آئندہ سے خود ہی ثابت ہو جائیگا - ویاتیک بالاخبار من لم تزود

[۱] آمین میں حرکت نہیں ہے تو نماز میں کہاں سے آئی - مثال ہذا خود طلب ہو (اڈیٹر)

حساب کتاب ضروری ہے

۱۰ جولائی میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے انکی نمبر مع مقام کے ذیل میں درج ہیں - بڑی مہربانی ہوگی - درصورت نا منظوری اطلاع بخشیں - تاکہ آئندہ ہفتہ انکے نام وی پی نہ کیا جاوے -

خاکسار مینیجر اہلحدیث امرتسر

۱۹۳	جوگیا ریوہ
۳۸۳	میو ہونگ
۵۳۲	گوالیر پٹی
۶۰۲	سرائے سوہو
۶۰۳	پسرور
۶۱۱	باندا
۶۱۳	چھاونی انبالہ
۶۱۵	سید مشہد
۶۱۷	گوندال
۶۱۹	حیدرآباد سندھ
۶۲۵	گموٹی (دربہا)
۷۰۳	مسوریٹہ
۷۱۲	کھاریاں خرد
۳۳۲	امرتسر
۵۱۸	امرتسر
۵۷۰	گورداسپور
۶۰۳	پاک پٹن
۶۱۰	احمد خان جھنڈ
۶۱۲	لال گڑھ
۶۱۴	بڈھوہ
۶۱۶	اترولہ
۶۱۸	تہال دہرکوٹ
۶۲۰	لال کورتی
۷۰۲	امرتسر
۷۰۶	سیوان

التوحید راس الطاعات[*]

چونکہ فی زمانہ شرک بکثرت شایع ہوگیا ہے اور اسی کی کثرت کیوجہ سے ادبار و افلاس قوم میں بڑھتا چلا جارہا ہے اور یہ بڑا شرک بڑے بڑے علماء و مشائخ میں بھی پایا جاتا ہے - افسوس ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؟

[*] از مولوی ابو نعیم صاحب حیدرآبادی

چودھویں صدی کا مسیح

مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ حجم ۱۴۰ صفحات قیمت مجلد عسہ

الہامات مرزا

یہ رسالہ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے - اسی رسالہ نے مرزائی مذہب کی چولیں ڈھیلی کردیں - مرزا کی بھاری بھاری معرکہ کی پیشگوئیوں کی مدلل طور پر تکذیب کی ایسی کہ منصف مزاج آدمی کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں قیمت ۵ر

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اسوجہ سے ہم مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی قوم کو غفلت سے بیدار کریں اور علمائے کرام و پیران مشائخین کو آگاہ کریں اور انکی برائی کو جو کہ مبتلا ہیں اسی لئے ذیل میں مختصر تقریر کیجاتی ہے ملاحظہ ہو۔ پیارے ناظرین! ہم ذرا آج اپنی حالت کو غور کریں۔ اپنی طرز عمل پر فکر کریں اپنی روش و چلن کو دیکھیں۔ اپنے اسلام و ایمان پر نظر ڈالیں تو معلوم یہ ہوگا کہ نہ تو ہم میں کوئی اسلامی خصلتیں ہیں نہ عادتیں۔ نہ طرز اچھا ہے نہ روش اور ہماری سب حالت وہی حالت ہے جسکو مٹانے کے لئے آں سرور کائنات سید الانبیاء والمرسلین تشریف لائے تھے یا یوں کہئے ہماری حالت کفار و مشرکین عرب کی ہے جو اہل عرب میں قبل رسالت آں حضرت کے کثرت تھی یا یہی کہا جائے تو ٹھیک ہے کہ ہماری حالت ہندوستان کے تھوڑے زمانے قبل کی ہے۔

اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے انبیاء آئے تھے وہ اسی وقت اسی حالت میں جبکہ کسی قوم یا کسی فرقہ میں شرک پھیلتا ہے۔ کثرت سے ہوتا۔ اسی طرح جب شرک اہل عرب میں ترقی کر گیا۔ اور بڑے بڑے اخبار میں مروج ہوا کہ کوئی نصاریٰ انبیاء کی پرستش کرنے لگا۔ اور کوئی لات منات اہل قبور سے استمداد چاہنے لگا اور منتیں مراد بیٹا بیٹی مانگنے لگا۔ تب خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کو روانہ کیا۔ آپ نے رسول ہوکر کل کو اسلام کی دعوت دی اور بہت نصیحت فرمائے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ کیونکہ صرف اس آیت میں سزا بھی بتلائی گئی کہ کو مشرک دلوں کو کہ وہ انبیاء و اولیاء کو بھی خدا کے مانند ذات و صفات میں معتقد سمجھتے ہیں۔ یہ کافی فہمائش کی۔ نصیحت فرمایا اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا۔ جب ان عمدہ نصائح کو عاقلوں نے سمجھ لیا۔ اور سب اونکو بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیارے کو سمجھانے کی وجہ سے یہ یقین ہوگیا کہ سوائے خدائے عزوجل کے اور اس خالق کے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اور پرورش کرتا ہے کسی دوسرے سے خواہ نبی ہو یا ولی رتی برابر بھی کام نہیں نکلتا۔ توحید باری کو سمجھ لیا اور نیز توحید رسالت کو جو کہ یہ اہم ہیں۔ اسلام کی کیا حالت تھی جب یہ ان دو توحیدوں میں کچھ مستقل ہوگئے۔ تب تو اسلام باذن اللہ وہ ترقی کرنے لگا کہ روم شام مغرب و مشرق میں آفتاب کے مانند چمک گیا۔ اب یہاں بطور جملہ معترضہ توحید رسالت کا دو لفظی مطلب بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ توحید رسالت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر کو اتباع احکام امر و نواہی اور تمام کل چھوٹے بڑے امور میں شریک نہ کرنا خواہ کیسا ہی بڑا عالم ہو۔ یہی حالت تھی صحابہ کی۔ تابعین تبع تابعین کی۔ یہاں سے یہ شرک مذہبی مروج ہوا۔ چونکہ ہم کو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر کی پیروی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے دینی دنیاوی امور میں انہی کا چلنا چاہئے جو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی تھی۔

(خیر آمدم بر سر مطلب) اب اپنے اصلی مطلب پر آتا ہوں۔ ناظرین بیشک دنیا میں تو اسلام پھیل گیا۔ مگر ہندوستان میں کسی زمانہ میں اسلام جس طرح عرب کی کثرت سے پھیلا تھا۔ نہیں پھیلا ہاں مسلمان تھوڑے تھے اور اسی زمانہ میں اہل ہنود بکثرت تھے۔ یہ اہل ہنود کی کثرت ان قلیل مسلمانوں کے لئے نہایت مضر تھی مضر یہ تھی کہ ان کی بت پرستی کو دیکھکر یہ قلیل مسلمان بھی اپنے بزرگوں کی قبروں جھنڈوں وغیرہ کی پرستش کرتے رہے۔ تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے مسلمانوں کی اہل ہنود کی کثرت کیوجہ سے یہ حالت تھی کہ نام تو مسلمانی کا تھا مگر یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ نماز کسے کہتے ہیں۔ روزہ کیا ہے حج کیا بات۔ زکوٰۃ کس چیز کا نام ہے۔ اور تمام سب رسوم ہنود کے اونہیں تھے پھر ایک عرصہ بعد خدا کے فضل سے علماؤں کی کوشش کارگر ہوئی اسلام نے ترقی کی ہندوستان کے ہر موضع ہر ضلع ہر تعلقہ میں اچھی طرح پھیل گیا۔ اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہا۔ جو نماز روزہ وغیرہ سے واقف نہو۔ اب رہا شرک بعضوں نے توبہ کر دی۔ مگر اکثروں کی وہ پہلی تیرہ رگ نگئی وہی قبر پرستی جھنڈے پرستی اہل قبور سے منتیں مرادیں مانگنا قائم ہے۔ اب ہماری یہ حالت اصلاح طلب ہے اسی لئے بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی حالت کو غور کریں اس بلا میں گرفتار نہوں جس خدا کا ذمہ ہے کہ ہمکو پالیگا اور پالتا ہوتا ہے اسی کی ہی پرستش عبادت کریں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے مصداق ہو جائیں جب منت جب مراد جب مدد چاہیں تو اسی وحدہ لا شریک سے اٹھتے بیٹھتے پکاریں تو اسی ایک خدائے عزوجل کو۔ یہاں ایک اور شبہ واقع ہوا اسکا جواب بھی دیدینا اور اس شبہ کا رفع کر دینا مناسب ہے۔

ناظرین! یہ اٹھتے بیٹھتے پکارنے کا رواج اچھے اچھے علماء میں ہے کہ یا رسول اللہ۔ یا علی وغیرہ پکارتے ہیں۔ اب ہم اس رواج کو اپنی دلیلوں سے نہیں توڑینگے۔ بلکہ ایسے علماء کے اقوال کو پیش کرینگے جو مشہور ہیں معروف ہیں امام ہیں۔ علماء پر مخفی نہوگا کہ ایک وقت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا گذر ایک قبر پر سے ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اہل قبر کو مخاطب کرتا ہوا پکارتا ہے۔ کہتا ہے کہ اے فلانے تو میرا کام نہیں نکالتا۔ میرا کام بر نہیں لاتا۔ آپنے فرمایا يدا لك وتربت يداك كيف تكلم اجساداً لا يستطيعون جواباً ولا يملكون شيئاً ولا يسمعون صوتاً وقرء وما انت بمسمع من في القبور انتہی (کتب فی غرائب تحقیق المذاہب) ترجمہ۔ تو ہلاک ہو جاوے کیسا بات کریگی یہ اجسام حالانکہ طاقت جواب کی نہیں رکھتے ہیں اور نہ مالک ہیں کچھ چیز کے اور نہ آواز و ندا کو سنتے ہیں۔ پھر آپنے دلیل میں یہ آیت پڑھی وما انت بمسمع من في القبور۔ جب ہمارے امام ندا کو نہیں سنتے تو پھر یا علی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہوا یا نہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں حنفاء پر اپنے امام کے قول کے ہی پابند نہیں یہ کوئی وہابیوں کے گھر کی بات نہیں پھر ہمکو کیوں اسوجہ سے وہابی کہا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۲۷ - تمباکو منشی و مسکر شئے ہے یا نہیں؟ اور اسکا کھانا پینا اور گوڑا کو بنا کر حقہ کے ذریعہ سے کھینچنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء اسکو مباح - بعض فعل عبث اور بعض حرام قرار دیتے ہیں - پس عوام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہیئے؟ امید کہ اسکا جواب خوب تصریح و تشریح کے ساتھ دیا جاوے - تاکہ اختلاف بیانی کی بلا و دردسری سے نجات حاصل ہو - بینوا توجروا - (ابراہیم از ایوت محل ملک برار دکن)

جواب نمبر ۲۲۷ - تمباکو منشی تو نہیں البتہ مفتر ہے یعنی نہ پینے کھانے والے کو پہلی دفعہ سر میں چکر لاتا ہے گو بیہوش نہیں کرتا - یہی معنے فتر کے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر (ابوداؤد) یعنی آنحضرت نے نشہ اور فتور آور سے منع کیا ہے - پس تمباکو بحکم حدیث مرقومہ حرام نہیں تو مکروہ تو ضرور ہے - واللہ اعلم عنداللہ

سوال نمبر ۲۲۸ - زید مشیر امام مسجد جامع اور عیدگاہ شہر ہے اور امامت - نکاح خوانی اور ذبیحت جانوران اکل اللحم کا موروثی حقدار و مختار خود کو سمجھتا ہے - اور اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ بجز میرے کوئی دوسرا شخص جمعہ و عیدین کی نماز و خطبہ نہیں پڑھا سکتا کیونکہ میں موروثی حقدار ہوں - ایکی مرتبہ زید کسی وجہ سے نماز عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ میں وقت معینہ پر نہ پہونچ سکا مصلی وقت تنگ ہوتے اور قربانیاں کرنے میں دیر ہو جانیکی وجہ سے بیقرار ہونے لگے - آخرش ایک نووارد صاحب علم اور وجیہ و متقی و پرہیزگار مولویصاحب کو پیش امام بناکر مصلیوں نے نماز ادا کرلی بعد الفراغ از نماز نووارد مولویصاحب نے خطبہ شروع کیا تھا - کہ زید بھی آن پہونچا - اور اپنی جگہ پر غیر شخص کو کھڑا ہوا دیکھکر سخت غضبناک ہوا اور بحالت غیظ و غضب وارد مولویصاحب کے ہاتھ کو جھٹکا دیکر منبر سے نیچے کھینچ لیا اور بہت سب و شتم کیا - جماعت میں سخت برہمی اور ناراضگی پیدا ہوئی - اور تفرقہ پڑگیا - بہت لوگ مولویصاحب کی جانبدار ہوگئے - اور بہت سے زید کی حمایت پر آمادہ ہوگئے - پس عرض سائل یہ ہے کہ زید کا یہ دعویٰ کہ میں مختار و موروثی حقدار امامت ہوں سوائے میرے دوسرا اس امر کا مجاز نہیں ہے - صحیح اور درست ہے یا نہیں؟ اور زید سے یہ حرکت نازیبا سرزد ہوئی یا نہیں اور وہ مورد ملام ہے یا قابل تحسین ہے - اسکا جواب باصواب ارقام فرماکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں (سائل نظام الدین از باسم برار دکن)

جواب نمبر ۲۲۸ - حدیث میں آیا ہے الامام ضامن والمؤذن مؤتمن یعنی امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے امام کی قدرے انتظاری تو کرنی چاہیئے - لیکن اگر زیادہ دیر کرے تو کسی دوسرے شخص کا کھڑا ہو جانا بھی جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکدفعہ دیر ہوگئی - تو صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام بناکر نماز پڑھی - ایک رکعت ہو چکی تھی کہ بعد حضور نبوی تشریف لائے اور جماعت میں کھڑے ہوکر نماز باقی ادا کرلی مگر کسی قسم کی خفگی نہیں فرمائی - امام مذکور کی خفگی کسی دنیاوی نقصان کے خوف سے ہوگی سو اسکا کیا علاج!

سوال نمبر ۲۲۹ - فاتحہ مروجہ فیمابین الناس سنت ہے یا بدعت؟
(محمد بیگ از بنارس)

جواب نمبر ۲۲۹ - فاتحہ مروجہ سے مراد اگر یہ ہو کہ کھانا سامنے رکھکر ہاتھ اٹھاکر قرآن شریف یا اور کچھ پڑھنا اور مردہ کو ثواب بخشنا - سو یہ بدعت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں ثابت نہیں - نہ صحابہ کرام سے آیا ہے اور اگر فاتحہ مروجہ سے مطلب ہے کہ مساکین کو کھانا بغرض ایصال ثواب کھلایا جائے اور اس سے زیادہ کچھ نہ ہو تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک شخص نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے کنواں لگوایا تھا -

سوال نمبر ۲۳۰ - مرزا قادیانی نے جو تصویر اتروائی ہے اسکی نسبت شریعت کیا کہتی ہے اور کیا تصویر اتارنا یا باعزاز رکھنا گناہ کبیرہ ہے یا نہیں؟ (ابو عبدالحی از کوہاٹ)

جواب نمبر ۲۳۰ - تصویر اترولنے اور رکھنے سے حدیثوں میں سخت منع آیا ہے - بخاری - مسلم کی حدیث ہے اشد الناس عذابا عنداللہ المصورون یعنی قیامت کو روز سخت عذاب مصوروں کو ہوگا - ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں خدا کی رحمت خاصہ کا نزول نہیں ہوتا - احادیث میں تو اس سے منع آیا ہے رہے مرزا صاحب قادیانی سو انکو کون منع کرے جبکہ وہ (بزعم خود) مہدی - مسیح - کرشن - نبی - رسول اللہ اور ابن اللہ ہیں - انکا اصول ہے کہ میرا حکم خدائی حکم ہے میں جس حدیث کو غلط کہوں غلط ہے جسکو صحیح کہوں صحیح ہے - پس ایسے شخص کو کون روک سکتا ہے بعض لوگ پیسہ روپیہ وغیرہ کی تصویریں رکھنے سے تصویر کے رکھنے کا جواز سمجھا کرتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ الضرورۃ تتقدر بقدرھا ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے مثلاً ایک شخص کسی لق و دق جنگل میں ہے جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اسکو میسر نہیں ہو سکتی ہے تو بحکم قرآن اسکو سور مردار وغیرہ کا کھانا جائز ہے - مگر آبادی میں آکر جائز نہیں - اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے لیکن بااختیار ایسا کرنا جائز نہیں -

سوال نمبر ۲۳۱ - ایک مولوی صاحب نے بڑے فخر سے وعظ میں فرمایا ہے کہ آجتک کوئی

ahmadimuslim.de

اہلحدیث یعنی غیر مقلدین میں سے ولی نہیں ہیں؟ اور جو ولی ہوئے وہ حنفی المذہب ہیں؟ اسکا کیا ثبوت ہے اور ولی کس کو کہتے ہیں۔ کیا خلفاء و صحابہ و دیگر اصحاب تابعین وائمہ اربعہ مجتہدین وائمہ محدثین صحاح ستہ و دیگر علماء محدثین وغیرہ بقول مولوی صاحب اولیاء کرام میں شمار ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ حنفی و شافعی وغیرہ سے موسوم نہ تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مولانا روم و شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی وغیرہ کا کیا مذہب تھا۔ کیا یہ لوگ بھی تقلید شخصی کے پابند تھے۔ مولوی صاحب نے وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ جب امام شافعی امام اعظم کی قبر پر جاتے تھے تو جب وہاں نماز پڑھتے تو بلحاظ امام اعظم کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ کہاں تک سچ ہے (محمد سلیم از مونگیر)

جواب نمبر ۲۳۱ - اس قسم کی باتیں تفرقہ اندازی کی ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود اسکا جواب قرآن شریف میں دیا ہے۔ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ یعنی عاقبت کی عزت نہ تمہارے خیالوں پر ہے نہ اہل کتاب کے خیالات پر ہے۔ بلکہ وہاں تو قانون یہی ہے کہ جو کوئی برا کام کریگا۔ بدلہ پاویگا۔ نہ حنفی ہونے سے نجات ہے نہ اہلحدیث بننے سے بلکہ الایمان اور عمل صالح سے۔ ہاں خداوندی اعمال صالحہ سے ہے جو شرعی تعریف کے مطابق تمام ائمہ دین امام ابو حنیفہ۔ شافعی۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی حضرت پیر جیلانی شیخ سعدی وغیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم ولی اللہ تھے اور یہ سب اہلحدیث تھے۔ انکی تصانیف خود موجود ہیں اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔ حضرت پیر کی کتاب فتوح الغیب موجود ہے جس میں فرماتے ہیں اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بنائیو۔ امام شافعی امام ابو حنیفہ کی قبر پر رفع یدین چھوڑ دیتے تھے۔ یہ روایت صحیح غلط ہے۔ اول تو قبر پر نماز ہی درست نہیں۔ تو امام شافعی کو کیا اتنی بھی خبر نہ تھی۔ دوم اگر پڑھتے بھی تو کیا مردہ قبر کے اندر سے دیکھتا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے انکو حیا آتی تھی۔ سوم کیا امام شافعی ایسے ہی دین میں مداہن تھے کہ امام ابو حنیفہ کے لحاظ سے ایک ایسے فعل کو چھوڑ دیتے جسکو سنت جانتے تھے۔ قبر تو کیا! امام ابو حنیفہ خود بھی زندہ ہوتے تو امام شافعی کی دینداری اس بات کی مقتضی تھی کہ انکے سامنے بھی رفع یدین نہ چھوڑتے اور امام ابو حنیفہ صاحب سے امید تھی کہ وہ بھی انپر کسی طرح سے کشیدہ نہ ہوتے۔ (یہ سب یاروں کی گپیں ہیں)۔

سوال نمبر ۲۳۲ - اگر ایک شخص اپنے خسر کو یہ اقرار نامہ لکھدے کہ اگر میں اپنی عورت کو ماں باپ کے ملنے جلنے سے منع کروں یا کسی کام یا چیز کے نقصان کی وجہ سے زدوکوب کروں تو میری عورت کو طلاق۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ان شرائط کے فسخ کرنے کیلئے وہ اقرار نامہ پھاڑ دیا گیا۔ اب اگر وہ شخص شرائط مندرجہ اقرار نامہ میں سے کسی شرط کا مرتکب ہو۔ تو اس عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں یعنی اقرار نامہ کے پھاڑ دینے سے شرائط بھی ٹوٹ جاتی ہیں یا برقرار رہتی ہیں۔ دیگر یہ عرض ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار نامہ لکھدیوے کہ اگر میں پانچ برس تک اپنی عورت کو مندرجہ بالا شرائط سے کسی شرط کا ارتکاب کروں یعنی زدوکوب کروں یا ملنے جلنے سے منع کروں تو میری عورت کو طلاق۔ اب اگر وہ شخص پانچ برس کے بعد کسی فعل کا مرتکب ہو تو عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

جواب نمبر ۲۳۲ - اقرار نامہ پھاڑنے سے کوئی نقصان نہیں یعنی شرعی طور پر عہد قائم ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ یعنی خدا پکڑیگا ان عہدوں پر جو پختہ کئے گئے ہونگے۔ تحریری ہوں یا تقریری۔ البتہ اقرار نامہ میں اقرار کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ماں باپ سے ملنے سے روکنے کا اسکا خلاف کرنے سے تو بیشک طلاق ہوگی مگر زدوکوب والے اقرار کا خلاف کرنے سے طلاق ہونے میں اختلاف ہے کیونکہ بوقت ضرورت مرد کو اختیار دیا گیا ہے کہ عورت کو بطور نصیحت مناسب طریق سے زدوکوب کرلے اور حدیث شریف میں الا شرطا احل حراما او حرم حلالا یعنی ہر ایک شرط واجب العمل ہے مگر وہ شرط واجب العمل نہیں جو حرام کو حلال کرے اور حلال کو حرام۔ چونکہ یہ شرط مرد کی خداداد حکومت کے خلاف ہے اس لئے اسکا خلاف کرنے سے طلاق واقع ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک بھی واقع نہ ہوگی۔ اگر پانچ برس تک وعدہ ہے اور میعاد کے بعد خلاف ہوا ہو تو طلاق نہ ہوگی۔ مگر ماں باپ کی ملاقات سے روکنے سے گنہگار ہوگا۔

سوال نمبر ۲۳۳ - جبکہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے ہو ہی نہیں سکتا ہے تو اس عورت بالغہ یا نابالغہ کا ولی کون ہوگا جس کا کوئی رشتہ دار ہی نہ ہو۔ حاکم تو کافر ہے اور قاضی قاضی شرعی نہیں رہا۔

سوال نمبر ۲۳۴ - ہر شخص کے فوت ہونے پر اعزا جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ سے کوئی فوت ہو تو مدت عزا تین دن جو مشہور ہیں (جیسے عورت کو خاوند کے فوت ہونے پر چار ماہ دس روز مقرر ہیں) اسکی کیا دلیل ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ مدت ہر رشتہ دار کے لئے ہے یا رشتہ میں کوئی تخصیص ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۴ از مدراس)

جواب نمبر ۲۳۳ - جسکا کوئی ولی نہ ہو اسکا ولی حاکم وقت ہے اگر حاکم وقت بھی [illegible] نہ ہو تو کنبہ اور برادری میں جو بڑا ہو نکاح کرا دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص کے فوت ہونے پر اسکا ترکہ انکی برادری میں سے بڑی عمر والے کو دلا دیا تھا۔ کیونکہ قریبی وارث اسکا کوئی نہ تھا۔

جواب نمبر ۲۳۴ - سوائے خاوند کے ہر ایک میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ اس میں کسی رشتہ دار کی تخصیص نہیں حدیث میں ایسا ہی آیا ہے (مشکوۃ باب العدۃ ملاحظہ ہو)۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

داناپور سے شکایت آئی ہے کہ آریہ سماجی مسلمانوں پر سخت ظلم کرتے ہیں کسی کا شخصی معاملہ بھی کیوں نہ ہو فوراً مذہبی اور قومی رنگت سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمارے دانا پوری دوست اطلاع دیں کہ اصلیت کیا ہے۔

امرتسر میں آجتک تین دفعہ عمدہ بارش ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

۲۳ جون کو سید حیدر رضا بی اے دہلوی نے امرتسر میں ہندو وکیلوں کے اہتمام سے سودیشی مضمون پر لیکچر دیا۔ لیکچر کا مضمون تو وہی تھا۔ لیکن لفظوں میں خلاف معمولی درشتی تھی کئی ایک دفعہ سید صاحب نے یہ لفظ کہا کہ ہم اس پر خوش ہیں کہ ہم کو گولیوں سے مار دیا جائے اس ذلت کی موت سے مرنا بہتر ہے "خطرہ ہے کہ حکام [illegible] سید صاحب کی تقریر تمام مسلمانوں کو آلودہ نہ کرے۔ سودیشی تحریک بذاتہ ایک مبارک تحریک ہے مگر جس طرز سے اسکو چلایا گیا ہے۔ داناؤں کے نزدیک نہایت نازیبا امر ہے۔

جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور، منشی نواب الدین صاحب مرتسری کا جنکا مضمون گذشتہ ہفتہ عرسوں کا بیان مرا اہلحدیث میں نقل ہوا تھا بذریعہ اہلحدیث شکریہ ادا کرتے ہیں اور پتہ دریافت کرتے ہیں۔ منشی صاحب کا پتہ معرفت دفتر اخبار وکیل امرتسر ہے۔

امیر ابن رشید کے بعد انکے بیٹے ولایت نجد کے امیر تسلیم کئے گئے ہیں۔ سلطان المعظم نے باضابطہ اپنے حکم خاص سے امیر موصوف کو جانشین قرار دیا اور حکم عالی کے ساتھ مرصع تمغہ مجیدی درجہ اول مرحمت فرمایا۔ تمغہ کے علاوہ ۲۵۰ ترکی پاونڈ ماہوار وظیفہ بھی مقرر فرما دیا اور جو انعامات بارگاہ سلطانی سے مرحمت ہوتے ہیں ان میں بھی معقول اضافہ کیا ہے۔

تنسیخ قرنطینہ کے متعلق سیکرٹری گورنمنٹ ہند نے آنریری سکرٹری انجمن اسلام بمبئی کو مطلع کیا ہے کہ گورنمنٹ کو حجاج کی تکالیف کا خود خیال ہے اور اسکا انسداد کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ بموجب بین الاقوام معاہدہ وینس وہ مجبور ہے اسلئے صاحب وزیر ہند کے استمزاج کے بغیر اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن صوبہ جدید نے ہز آنر سر ایلی فلر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے عہدے دینے کا ارادہ کیا ہے۔

ہر ہفتہ لاہور سے بجائے صرف انبالہ تک کے راولپنڈی تک ایک خاص ڈاک گاڑی ولایتی ڈاک لے جایا کریگی۔

بابو سریندر ناتھ بنرجی پر ناجائز جلوس نکالنے اور پولیس کا حکم نہ ماننے کا جو مقدمہ دوبارہ چلنے والا تھا۔ اس سے گورنمنٹ نے ۲۶ جون کو دست کشی اختیار کر لی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بابو صاحب کو ان کے وکلا کی عدم موجودگی میں جملہ الزامات سے بری قرار دیا۔

پردہ نشین عورتوں کو مفت دوائی دینے کے لئے میونسپلٹی دہلی نے ایک نیا زنانہ ہسپتال قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس ہسپتال سے پردہ دار عورتیں روزانہ دوائی مفت آکر لیجایا کریں گی۔

ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کو زنانہ ہسپتال بنانے چاہئیں۔ انکی سخت ضرورت ہے۔

قلعہ کانگڑہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا۔ اب اسکی مرمت نہیں کیجائیگی۔ قلعہ کے کھنڈرات آثار قدیمہ کے دلچسپ اور تواریخی یادگار ہمیشہ رہینگے۔

کانگڑہ کا شہر بھی زلزلہ سے تباہ ہو گیا تھا۔ اس میں لوگ اب پھر مکانات بنا رہے ہیں۔ کانگڑہ کا عظیم الشان مندر بھی پھر بنایا جائیگا۔ تمام ہندوستان کے ہندوؤں نے مندر کی تعمیر کے لئے چندہ کر کے ایک معقول رقم مہیا کر دی (خفا باش! حسن عقیدت بھی ایک عجیب چیز ہے)

سمالو نام ایک سنگدل غلام نے ریلوے ٹرین میں ایک مسافر کو شراب پلا کر اور اس کے بیہوش ہونے پر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر حیدرآباد دکن ریلوے سے رات کے وقت دریائے سندھ میں پھینک دیا۔ اس آدمی کو دریا میں گرتے ہوئے ایک کشتی والے نے بچا لیا۔ سمالو کو عدالت سشن سے پانچ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی (گورنمنٹ توجہ فرما کر کم سے کم ریل میں شراب نوشی تو بند کر دے)

برٹش گورنمنٹ نے ولایات [illegible] کی ناقابل اطمینان حالت کا نقشہ نہایت پُر زور الفاظ میں باب عالی کے سامنے پیش کیا۔ اور بلغاریا کے متواتر قتل کا ذکر کر کے انتظام کی خرابی بیان کی۔

باب عالی نے ایک ترکی کمیشن کو مقرر کر کے بغداد بھیجنے اور اس معاملہ کی تحقیقات کرنیکا حکم نافذ فرمایا۔

یورپ کے بعض حصوں میں اب بھی کبوتروں سے نامہ بری کا کام لیا جاتا ہے۔

ماہ مئی کے اندر جزیرہ انڈمان کو بے تار کی خبر رسانی کے ذریعہ سے ۲۳ خبریں آئی گئیں

امرتسر سے ترنتارن تک لائن بالکل تیار ہو چکی ہے۔ ہفتہ عشرہ تک جاری ہوگی۔

درخواست قبول

۱۷ مارچ کے پرچہ میں ایک درخواست مفت اخبار کے لئے چھپی تھی۔ سائل نے اپنا نام نہیں لکھا تھا صرف اتنا لکھا تھا میں بندہ [illegible] تابع رحمۃ للعالمین ڈاکخانہ کی مہر پہ نگینہ چھپا ہوا تھا یہ درخواست ہمارے مکرم عبداللہ لال سوداگر امرتسر نے منظور کی ہے۔ سائل اپنا نام و پتہ بتلا دے تو اخبار جاری کیا جاویگا۔

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب ہیں

الہامی کتاب } وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحثہ کا فیصلہ کر کے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش } آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲/

آیات متشابہات } اصول تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳/

تہذیب } مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۰/

ترک اسلام } بابو عبد الغفور (دھرم پال) آریہ مہاشہ کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل .. ... قیمت .. ---- ---- ۶/

ادب العرب } صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد یہی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۸/

اسلامی تاریخ } آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱/

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۱/

تغلیب الاسلام } بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور دھرم پال آریہ

جلد اول قیمت ۵/
" دوم " ۱۲/
" سوم " ۵/
" چہارم ۔ چھپ رہی ہے۔ ناظرین منتظر رہیں۔

المشتہر
مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مال تیار ہوکر ہر حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور ذیل مال بروقت بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے صہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶ سے ۸ تک فی عدد
" زرین ہے " عہ " "	" زرین عہ " صہ " "
" اوڑھنی کی عہ " ہے " "	رومال ریشمی ۸ سے " "
ازاربند سوتی ۳ " ۴ " "	کمبل دیسی ہے " صہ " "
" ریشمی ۱۲ " ہے " "	دہلی سفید ۸ " ۱۰ " "
تھان گبرون باریک موٹا للعہ " عہ "	پٹی دیسی ادنیٰ ۱۲ " ۱۴ فی عدد
جوتہ ساخت لودیانہ عہ " للعہ " "	" پشمینہ ہے " صہ " "
" زرین پھولدار ۶ " ۸ " "	جراب ودستانہ ادنیٰ ۸ " عہ "
جراب ودستانہ سوتی ۲ سے فی درجن	پٹی سرج ۶ " عہ "
رومال سوتی عہ " ۲ " "	" بڑھیا ۲ " ۸ "
فوجی زین خاکی ۱۲ گز " "	کمبل فوجی للعہ " عہ "
صافہ ڈسری ادہ ہے " صہ "	چادر پشمینہ عہ " صہ "
" خاکی ہے " [illegible] "	بنیان پاجامہ ادنیٰ ہے " صہ "
لنگیں لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ۸ "	" سوتی ۶ " ۸ "
بچھونے دوہی ہے " ہے "	پٹی براکوٹ فی تھان ۸ " ہے
دری براے پلنگ ۲ " ہے "	۹ گز
" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے۔	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی جراب لنگیاں کمربند سیفل زین بٹن جھالر سوتی وزرین پیچ ادنیٰ وسنہری وروپہری وتلبس ادنیٰ وسنہری وروپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی

نوٹ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول وملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔